ڈاکٹر اختر علی

کتب سیرت کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

سیرت ایک ایسا موضوع ہے جس کا تعلق دُنیا کی مکمل ترین اور عظیم ترین شخصیت (یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے ۔ آپ کی سیرت طیبہ پر مسلمانوں اور غیر مسلموں سب نے لکھا ہے ۔ راقم نے سیرت کی کتابوں کا تحقیقی و تنقیدی تعارف پیش کرنے کا ارادہ کیا ۔ چنانچہ محنت و کاوش سے یہ خدمت انجام دے رہا ہوں ۔ کتابیں بکثرت ہونے کی وجہ سے یہ تحقیقی تعارف قدرے طوالت اختیار کر گیا ہے ۔ اس کا ایک حصّہ "المعارف" مارچ ۱۹۸۲ء میں بعنوان "اردو میں سیرت نگاری اور چند کتب سیرت کا تحقیقی تعارف" شائع ہو چکا ہے ۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے سیرت کی باقی کتابوں کا تحقیقی و تنقیدی تعارف پیش کیا جا رہا ہے ۔

سیرت محمدیہ

یعنی محمد عربی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اور تعلیمات ، مصنف ۔ میرزا حسرت دہلوی ، ۱۸۹۵ء ، در مطبع جیون پرکاش واقع دہلی طبع شد ۔ سائز "۶ × "۹ ، حجم ۸ + ۱۶ + ۸۸ ۷ صفحات ۔

کتاب کے شروع میں فہرست عنوانات کی آٹھ صفحوں پر محیط ہے ۔ فہرست کے بعد مصنف کا دیباچہ پندرہ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس دیباچے کے بعد صفحہ نمبر ۱ سے ۸۸۷ تک سیرت نبوی بیان کی گئی ہے ، اس کتاب کے ابواب شروع ہونے سے بیشتر چار مقدمات (المقدمۃ الاولی ، المقدمۃ الثانیہ ، المقدمۃ الثالثہ اور المقدمۃ الرابعہ) کے عنوانات دیے گئے ہیں ۔ ان مقدموں کے تحت مصنف نے خدا کے وجود ، خدا کی مخلوق ، اسلام کا ظہور ، عربوں کی ابتدائی حالت ، آسمانی کتب ، قرآن مجید کا نزول اور کاغذ کی ایجاد اور ان سے متعلق مفید

اور بسیط معلومات فراہم کی ہیں۔ یہ چاروں مقدمات ۱۳۰ صفحات پر محیط ہیں۔ اس میں کل اٹھارہ ابواب ہیں۔ پہلا باب صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کتاب کے دیباچے میں مذہب کے اصولوں سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ یورپ، افریقہ اور چین وغیرہ میں اسلام کس طرح پھیلا۔ ان لوگوں نے اس سلسلے میں جو محنت و مشقت کی اور جو ترکیبیں اور ذرائع استعمال کیے ان پر یورپین محققین کے حوالوں سے خوب بحث کی گئی ہے اور معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

کتاب کے دیباچے میں مرزا حسرت دہلوی نے اس کے لکھنے کی وجوہ بیان کی ہیں۔ وہ کون سے حالات تھے جن کے پیش نظر ان کا دل سیرت نبوی لکھنے پر مائل ہوا۔ مرزا صاحب کے خیال میں مسلمانوں کو کوئی ایسی سیرت کی کتاب ان کی مادری زبان میں نہیں ملتی جسے پڑھ کر وہ صحیح صورتِ حال سے واقف ہو سکیں، اس لیے جو سیرت بھی اور جس زبان میں بھی انھیں مل جاتی ہے، اسے اپنی تحقیق کی کوتاہی کی بنا پر صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے رہنما بھی منبر پر کھڑے ہو کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات تک نہیں بیان کر سکتے۔ وہ نہیں جانتے کہ یورپین اس برتر ذات کی مقدس زندگی پر کیا کیا الزام عائد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اپنی نکتہ چینیوں کو کس درجہ تک منطقی جامہ پہنا پہنا کے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ کیا وہ روزمرہ نہیں دیکھتے کہ دیسی عیسائیوں نے معصوم نبی کے حالات بیان کرنے میں کیسی کیسی الزام تراشیاں کی ہیں۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ ہم اپنے سچے نجات دہندہ کی سچی تاریخی صفات سے بحث کریں اور اس کی حقیقت عالم پر ثبت کر دیں۔ دلیلیں ایسی روشن ہوں کہ مانیں اور پھر مانیں۔[۱]

اس نقطۂ نظر سے مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اپنے زمانے کے رنگ کے موافق تحریر کی ہے اور کوشش کر کے وہ واقعات بہم پہنچائے ہیں کہ متعصب سے متعصب شخص کو بھی اسے قبول کرنے میں چارہ نہ ہو۔

جناب مرزا حسرت دہلوی نے اس کتاب کی تصنیف میں بہت سی اسلامی اور دینی

---

[۱] سیرتِ محمدیہ، دیباچہ، ص: ۸

کتب سے مدد لی ہے ۔ انھوں نے صفحہ نمبر ۹ پر ان کتابوں کی ایک فہرست دی ہے جن سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اخذ کی گئی ہے ۔ اس فہرست میں قرآن مجید سے لے کر پروفیسر ولسن صاحب کا لیکچر (جو ویدوں پر دیا گیا) تک شامل ہے ۔

سیرت احمد

سوانح اقدس حضور سرور عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، مولفہ خان احمد حسین خان ، چیف ایڈیٹر رسالہ شباب اردو لاہور ، باخذ حقوق دائمی سید مبارک علی شاہ گیلانی مولوی فاضل مزنگ لاہور نے باہتمام ایس عبدالرشید اینڈ برادرز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور چھپوائی ۔ (مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند پروپرائٹر چھپی) سائز ۶" × ۹½" حجم ۳۲۰ صفحات سن اشاعت یکم اپریل ۱۹۲۲ء ۔

اس کتاب کی فہرست مولف نے آخر میں صفحہ ۳۱۸ پر شامل کی ہے ۔ تمہید کے علاوہ ۲۴ ابواب قائم کیے گیے ہیں ۔ اس فہرست کے آخر میں مولف نے اشتباہ و اعتذار کے زیر عنوان یہ وضاحت کی ہے کہ " فہرست مضامین مختصر دی گئی ہے اور شجرۂ نسب ازواج مطہرات بوجہ چند امور کے خالی چھوڑ دیا گیا ہے ۔ لہذا صاحبان بصیرت معذور رکھیں "۔ ۵۲

پہلے دو صفحات میں مولف نے تمہیدی کلمات کہے ہیں ۔ ان تمہیدی کلمات میں (جناب خان احمد حسین خان) یہ وضاحت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے سیرت پر قلم کیوں اٹھایا ۔ اُنھیں یہ شوق تھا کہ تصنیف و تالیف کو زندگی کا مقصد بنایا جائے لیکن وہ اس شش و پنج میں مبتلا تھے کہ تصنیفی زندگی کا آغاز کس موضوع سے کیا جائے ۔ اپنی اس خواہش کا اظہار اُنھوں نے اس کتاب کی تمہید میں یوں کیا ہے ۔

> " میں سوچ رہا تھا کہ سب سے پہلے کس کتاب سے آغاز ہو اور کون سی کتاب ہے جو میرے عقیدے کے بموجب باعث خیر و برکت اور موجب یمن و سعادت ہو سکتی ہے کہ دفعتاً گویا القا ہوا ، اور غیب سے یہ ہدایت ہوئی کہ

---

۵۲ سیرت احمدی ، ص : ۳۱۸

پہلی کتاب سیرت سیدالمرسلین، خاتم النبین، رحمۃ للعالمین ہو۔ [۵۳]

جناب خان احمد حسین خان صاحب نے اس سلسلے میں جن کتابوں سے مدد لی، ان کا ذکر اس تمہید میں وہ یوں کرتے ہیں ۔

"غرض میں نے انگریزی، عربی، فارسی اور اردو کتابوں کو منگایا اور غور سے پڑھا۔ اردو زبان کی سیرت تو کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو میں نے نہیں دیکھی ۔ ہر ایک کتاب بجائے خود ایک باغ ہے۔ میں نے ہر باغ سے پھول چنے اور چن چن کر آخر کار ایک گلدستہ بنالیا جو درگاہ عالی میں پیش کرتا ہوں۔ مگر طرز بیان مختلف ہے۔" [۵۴]

سیرت النبی (جلد اوّل) :

تالیف : علامہ شبلی نعمانی ؒ ، دیباچہ از سید سلیمان ندوی ؒ ۔

علامہ شبلی نعمانی کو سیرت نبوی لکھنے کا خیال "الفاروق" کے بعد پیدا ہو گیا تھا۔ اس سلسلے میں ۱۳۲۳ھ اس کا ایک مختصر سا حصّہ (غزوہ احد تک) لکھ لیا تھا۔ [۵۵] ۱۳۳۰ھ میں علامہ شبلی نے پچاس ہزار روپے کے سرمایے کے لیے قوم کے سامنے ایک مرافعہ پیش کیا۔ سینکڑوں مسلمانوں نے اس خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا، لیکن نواب سلطان جہاں بیگم تاج الہند فرمانروائے بھوپال "سب سے آگے بڑھیں اور سوانح نگار نبوت کو دوسرے آستانوں سے بے نیاز کر کے اس سرمایۂ سعادت کو اپنے خزانۂ عامرہ میں شامل کر لیا۔" [۵۶] علامہ شبلی مرحوم کے بعد ان کے جانشینوں کے لیے بھی سیرت نبوی کے لیے یہ فیض جاری رہا ۔

اس جلد کی طبع اوّل میں علامہ سید سلیمان ندوی نے تین چار مقامات پر تھوڑا بہت اضافہ

---

۵۳ سیرت احمد، تمہید، ص: ۱

۵۴ ایضاً ص: ۲

۵۵ سیرت النبی، دیباچہ طبع اول از سید سلیمان ندوی، ص: ۸

۵۶ ایضاً ، ص ۹

کیا ، جہاں کہیں حوالے اور حواشی رہ گئے تھے اُنھیں تلاش کر کے لکھا اور ان کو قوسین کے اندر رکھا۔ ۵۷

طبع ثانی میں سید سلیمان ندوی نے طباعت کی غلطیوں کی تصحیح کی - اس کے علاوہ طبع اوّل بڑی تقطیع پر شائع ہوئی تھی لیکن طبع ثانی چھوٹی تقطیع پر شائع ہوئی -

جب طبع چہارم کی اشاعت کا موقع آیا تو سید سلیمان ندوی نے اس کتاب کے مسودہ کو اصل ماخذوں سے ملا کر دیکھا اور مقابلہ کیا - " واقعات کی تلاش اور جانچ ، روایتوں کی چھان بین، اصل عبارتوں سے مسودہ کی تطبیق اور حدیث اور سیرت کی کتابوں کی طرف از سر نو مراجعت میں (انھیں اپنے لائق عزیز مولانا محمد اویس صاحب نگرامی ندوی) سے بڑی مدد ملی " ۵۸

سیرت النبی جلد اوّل طبع چہارم کی تیاری میں سیّد صاحب نے جن خاص باتوں کا لحاظ رکھا اُنھیں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے -

۱ - پوری کتاب کے واقعات کو از سر نو حدیث و سیرت کی کتابوں سے ملا کر دیکھا گیا ہے، اور اس میں جہاں نقص نظر آیا دور کیا گیا ہے -

۲ - تصحیح بیان ، دفع شبہہ ، رفع ابہام اور تشریح کے لیے بہت سے توضیحی حواشی بڑھائے گئے ہیں -

۳ - مصنف کا کوئی بیان اگر نقد اور تنبیہہ کے قابل معلوم ہوا تو اس پر نقد اور تنبیہہ کی گئی ہے۔

۴ - کہیں کہیں حوالے چھوٹ گئے تھے ، اس نسخے میں ان کو بڑھا دیا گیا ہے۔ کہیں صرف کتابوں کے نام تھے ، اس دفعہ ان کے صفحے یا باب بھی لکھ دیے گئے

۵ - جہاں صرف صفحوں کے حوالے تھے ، ابواب اور فصول کے حوالے بھی دے دیے گئے تاکہ جس کے پاس ماخذ کی کتاب کا جو ایڈیشن ہو اس میں نکال کر دیکھ لیا جا سکے -

۶ - طبع اول کے بعد سے سیرت یا حدیث کی جو نئی کتابیں چھپی تھیں ان سے استفادہ کر کے اگر

---

۵۷ ایضاً ص : ۹ - ۱۰

۵۸ ایضاً (دیباچہ طبع چہارم از سید سلیمان ندوی) ص : ۲

کوئی نئی بات ان میں ملی ہے تو اس کا اضافہ کیا گیا۔

۷ ۔ اگر کوئی حوالہ پہلے کسی نیچے درجے کا تھا اور بعد کو اس سے اعلیٰ درجے کا حوالہ ملا تو اس کو بڑھایا گیا۔

۸ ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلعم کے اختصار کے بجائے پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا اہتمام کیا گیا، تاکہ اس تساہل سے درود پڑھنے کی برکت سے ناظرین کو محرومی نہ ہو۔[۹]

غزوہ بدر کی روایتوں کی تنقید کے سلسلے میں ایک مقام (سیرت النبی جلد اول طبع اوّل کے صفحہ ۲۵۵ کی سطر ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، اور طبع مابعد کے صفحہ ۳۲۳ کی سطر ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷) پر سید سلیمان ندوی سے حضرت کعبؓ بن مالک صحابی کی روایت پر نامناسب تنقید ہو گئی تھی، جس سے ایک جلیل القدر صحابی کی شان میں سوءِ ظن کا پہلو پیدا ہو گیا تھا۔ سید صاحب اس جلد کے دیباچے طبع چہارم میں اعتراف کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، "مجھے شرمندگی ہے، اور اب میں اپنی اس غلطی و نادانی کو مان کر اس عبارت کو قلم زد کر کے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برأت کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے عفو کا خواستگار ہوں"۔[۱۰]

سیرت النبی (جلد دوم)

تالیف: علامہ شبلی نعمانی، مع اضافہ و تکملہ از مولانا سید سلیمان ندوی۔

اس جلد میں تیرہ بڑے عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ ان کے تحت بہت سے ذیلی عنوانات ہیں۔ سیرت نبوی جلد اول ۱۳۳۶ھ (۱۹۱۸ء) میں شائع ہوئی تھی۔ جلد دوم دو سال بعد ۱۳۳۸ھ میں شائع ہوئی۔

یہ جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری تین سال کے کارناموں اور واقعات کا ذخیرہ فراہم کرتی ہے۔ سید سلیمان ندوی کو جب علامہ شبلی کی وفات کے بعد یہ مسودہ ملا تو اسے دیکھنے کے بعد انھوں

---

۹ ایضاً ص: ۴

۱۰ ایضاً ص: ۴

نے محسوس کیا کہ اس کے کئی ابواب میں اضافوں کی ضرورت ہے ۔ لیکن احتراماً ان کے مسودے میں ترمیم و اضافے کی ہمت اور حوصلہ نہ تھا ، مگر چند روز کے بعد اتفاقاً انھیں مولانا شبلی کے ہاتھ کی ایک یادداشت ملی جو وفات سے پانچ ماہ پہلے ایک سفینہ میں لکھی تھی ۔ اس کا عنوان تھا "یادداشت اخیر" ۔ سید سلیمان ندوی اس کے دیباچے میں اس کا اظہار کس مسرت سے کرتے ہیں ۔

" اس یادداشت کو پڑھ کر میری مسرت کی کوئی انتہا نہیں رہی ۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ جن ابواب کو میں ضروری سمجھتا تھا مصنف مرحوم نے بھی اپنی آخری یادداشت میں ان کا اضافہ ضروری قرار دیا تھا ، اور گویا وہ ایک وصیت نامہ تھا ، جس کو فرشتۂ غیب نے ان کے دست و قلم سے میری تسلّی کے لیے پہلے ہی لکھوا دیا تھا ۔" [11]

مولانا شبلی نعمانی نے اس جلد کے کچھ ابواب کو نامکمل چھوڑا تھا ۔ سید سلیمان ندوی نے اس جلد میں کچھ ابواب کا اضافہ کیا ۔ کچھ نامکمل تھے ، ان کو مکمل کیا اور حواشی بھی لکھے ، اس کا ذکر انھوں نے دیباچے میں یوں کیا ہے ۔

" اخلاق کے باب کو مصنف مرحوم نے تکمیل کو نہیں پہنچایا تھا ، بہت سے عنوانات سادہ تھے ، بہت سے عنوانات کو شروع کر کے آئندہ اضافہ کے لیے ناتمام بصورت بیاض چھوڑ دیا تھا ، جامع نے ان کو لکھ کر بطور تکملہ کتاب میں شامل کر دیا ۔ بہت سے ضروری حواشی بھی جا بجا بڑھائے گئے ہیں ۔" [12]

سیّد صاحب نے اضافہ ، تکملہ اور حواشی کی تمام عبارتوں کو قوسین کے اندر رکھا ہے ۔

سیرت النبی (جلد سوم)

تالیف مولانا سید سلیمان ندوی ۔

اس جلد کے فہرست مضامین میں ۳۳ بڑے عنوانات قائم کیے گئے ہیں ۔ سیرت النبی کی تیسری جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ، حقیقتِ نبوت اور فضائل و معجزات پر مشتمل ہے ۔

---

[11] سیرت النبی جلد دوم ، دیباچہ از سید سلیمان ندوی ، ص : ۲

[12] ایضاً ، ص : ۲

سیرت کی دوسری جلد ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی تھی ۔ تیسری جلد پورے چار سال کے بعد شائع ہوئی ۔ سید صاحب اس جلد کے طبع اوّل کے دیباچے میں بیان کرتے ہیں کہ :

" اس مجموعہ کی تالیف و ترتیب ، واقعات کی تفتیش و تلاش اور مسائل و نظریات کی بحث و تحقیق میں جو محنت و کاوش اور دیدہ ریزی کی گئی ہے ، اس کا بڑا صلہ یہی ہے کہ صواب کا سر رشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹا ہو اور حقیقت کی منزل سے بعد نہ ہوا ہو " [۱۳]

اس کتاب کی تالیف میں سید سلیمان ندوی کے بہت سے محسنوں نے ہاتھ بٹایا ، سید صاحب موصوف اس کے دیباچے میں خود تحریر کرتے ہیں ۔

" مشکلات اور غوامض میں مخدومنا مولانا حمیدالدین صاحب فراہی کے مشوروں نے فائدہ پہنچایا ہے ۔ رفیق کار مولانا عبدالسلام صاحب ندوی نے معجزات کے جزئی واقعوں کے فراہم کرنے میں مدد کی ہے ۔ ہماری جماعت میں بلکہ علما کی جماعت میں پروفیسر مولانا عبدالباری ندوی (معلم فلسفۂ جدیدہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن) سے بڑھ کر فلسفۂ جدید کا کوئی ماہر نہیں ، معجزات کی بحث میں ضرورت تھی کہ اس باب میں فلسفۂ جدید کی جو موشگافیاں اور نکتہ آفرینیاں ہیں ان سے بھی تعرض کیا جائے ، چنانچہ میری درخواست پر موصوف نے معجزات اور فلسفۂ جدیدہ کا باب لکھ کر عنایت کیا ہے جو اس کتاب کے ص : ۱۱۷ سے شروع ہو کر ص : ۲۱۰ پر تمام ہوا ہے " [۱۴]

اس کتاب میں کہیں کہیں کچھ غلطیاں رہ گئی تھیں ۔ آخر میں غلط نامہ دے کر ان غلطیوں کی تلافی کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ یہ تیسری جلد جب تیسری دفعہ چھپی تو سید سلیمان ندوی نے جدید تحقیق کے تقاضوں کے مطابق اس کو پیش کرنے کے لیے پوری کتاب پر نظر ثانی کی ۔ " روایتوں اور حوالوں کو اصل ماخذوں سے دوبارہ ملایا گیا ۔ اگر کوئی اختلاف نظر آیا تو تصحیح کی گئی ، کوئی پہلے سے زیادہ

---

[۱۳] سیرت النبی جلد سوم دیباچہ طبع اوّل از سید سلیمان ندوی ، ص : ۱

[۱۴] ایضاً ص : ۲

مستند حوالہ ملا تو اس کا اضافہ کیا گیا ، کوئی عبارت اگر مشتبہ تھی تو اس کے شبہ کو دور کیا گیا ، خصوصیت کے ساتھ معراج کے جسمانی و روحانی ، یا حالتِ بیداری یا خواب میں ہونے کا مسئلہ صاف کیا گیا ۔

معجزات کی روایتوں کی اصل سے پھر تطبیق کی گئی ، اور کہیں کہیں حواشی کے اضافے سے بعض نئے فوائد بڑھائے گئے ۔ کہیں کہیں عبارت کے اغلاط کو بھی دور کیا گیا ۔" ۱۵؎

سیرت النبی کے اختتام پر سید صاحب کے دستخط اور تاریخ یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ درج ہیں ۔

سیرت النبی (جلد چہارم)

تالیف: سید سلیمان ندوی رح

یہ پیش نظر کتاب سیرت النبی کے سلسلے کی چوتھی جلد ہے ۔ اس کے دیباچے پر تاریخ ۲۵ ۔ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ درج ہے ۔ اس جلد کا موضوع منصب نبوت ہے ۔ اس کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں نبوت کی حقیقت اور اس کے لوازم اور خصوصیات کی تشریح بیان کی گئی ہے ، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ کی ولادت اور ظہورِ اسلام کے وقت دُنیا کی مذہبی و اخلاقی اور روحانی حالت کی تصویر کھینچی گئی ہے ۔ اصل کتاب کا آغاز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ارشادات سے ہوتا ہے ۔ مجموعی طور پر یہ جلد عقائد پر مشتمل ہے ۔

علامہ شبلی نعمانی نے اس چوتھی جلد کو ابھی شروع ہی کیا تھا اور عرب جاہلیت کے مذہبی و اخلاقی حالات کے پچیس تیس صفحات لکھے تھے کہ وفات پائی ۔ سید صاحب نے ان اوراق میں بکثرت اضافہ اور ترمیم کر کے شامل کیا ہے ، اس لیے وہ ان صفحات کو علامہ شبلی کے نام منسوب کرنے میں احتیاط برتتے ہیں ۔ باقی ساری کتاب سید سلیمان ندوی کی لکھی ہوئی ہے ۔ ۱۶؎

اس کتاب کی تصنیفی و تالیفی کوشش اور اہمیت کا تذکرہ خود سید سلیمان ندوی اس کے

۱۵؎ ایضاً دیباچہ طبع سوم از سید سلیمان ندوی ، ص : ۱

۱۶؎ ماخوذ از دیباچہ طبع اوّل ، سیرت النبی جلد چہارم

دیباچے میں ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔

" کوشش کی ہے کہ ان اوراق میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کے پیغام وتعلیم کو پوری تشریح، استناد، استدلال اور دلچسپی کے ساتھ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جائے، قرآن پاک کے استناد کو ہر موقع پر سب سے آگے رکھا گیا ہے اور اس کے پرتو میں احادیث صحیحہ سے فائدہ اٹھایا گیا ہے، مناظرانہ پہلو سے بچ کر ہر پیش نظر مسئلہ میں اسلام کا دوسرے مذاہب سے اس غرض سے موازنہ کیا گیا ہے تاکہ اسلام کی تکمیلی شان نمایاں ہو جائے " ۱۷

اس جلد کی طبع ثانی میں کچھ اضافہ وتصحیح کی گئی ہے ۔ دوسرے ایڈیشن میں تقطیع بھی چھوٹی کر دی گئی تھی، اس کا ذکر سید سلیمان ندوی طبع ثانی کے دیباچے میں یوں کرتے ہیں ۔

" اس کتاب کی طبع ثانی چھوٹی تقطیع پر چھاپی جا رہی ہے ۔ اس میں طبع اوّل کے مطبعی اغلاط کی تصحیح کر دی گئی ہے ۔ کہیں کہیں عبارت کی خوبی وشستگی کے لیے لفظی تبدیلیاں بھی کی گئی ہیں اور مسئلہ ابدیت نار میں جمہور کے خیال کی ترجمانی کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے تاکہ ناظرین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے واقفیت ہو جائے " ۱۸

اس جلد کی طبع اوّل پہلے بڑی تقطیع پر چھپی تھی، اس لیے اس کے کل صفحات ۸۶۱ تھے ۔ لیکن طبع ثانی کی تقطیع چھوٹی ہونے کی وجہ سے صفحات کی تعداد ۸۸۸ تھی ۔ لہٰذا ضخامت اور سہولت کی خاطر ۴۰۵ صفحہ سے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا ۔ جب کہ صفحات کا شمار مسلسل ہی رکھا گیا تھا ۔

اس جلد کے اختتام پر سید سلیمان ندوی کے دستخط اور تاریخ رمضان ۱۳۵۰ھ درج ہیں ۔

سیرت النبی (جلد پنجم)

تالیف : حضرت علامہ سید سلیمان ندوی ۔

اس جلد کے بڑے عنوانات چودہ ہیں ۔ یہ چوتھی جلد کے تین سال بعد شائع ہوئی ۔ دیباچہ

---

۱۷ سیرت النبی جلد چہارم، دیباچہ طبع اول از سید سلیمان ندوی، ص : ۱۷

۱۸ ایضاً ، دیباچہ طبع ثانی از سید سلیمان ندوی، ص ۱۳، ۱۴

طبع اوّل میں ۲۳ رجب ۱۳۵۴ھ مرقوم ہے۔ یہ جلد عادات کے مباحث پر مشتمل ہے۔ ان صفحات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے جو عبادات کی ذیل میں آپ نے فرمائی ہیں۔ سید صاحب نے اس کے دیباچے میں اس کا ذکر یوں کیا ہے۔ "اس میں عبادت کی وہ حقیقت اور اسلام میں اس کے وہ اقسام و انواع اور ان میں سے ہر ایک کی وہ مصلحت و حکمت اور اس باب میں گذشتہ مذاہب کے اسباق کی وہ تکمیل جو ذات پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوئی ایک خطا کار قلم نے لکھی اور بیان کی ہے۔" ۵۱۸

اس جلد میں سید صاحب نے رسولِ اکرم کی تعلیمات کو حتی الوسع انہی خطوط پر بیان کرنے کی کوشش کی ہے جس کے خاکے کے بارے میں اُنھوں نے حضرت الاستاذ علامہ شبلی نعمانی سے زبانی بیانوں، تلقینوں اور مجلسی گفتگوؤں میں سنا تھا۔

سیرت النبی (جلد ششم)

تالیف : حضرت سید سلیمان ندوی ۔

یہ سیرت نبوی کے سلسلے کی چھٹی جلد ہے۔ جس کی طبع اوّل کے دیباچے پر ۴۔ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مرقوم ہے۔ اس میں اخلاقی تعلیمات کی وضاحت کی گئی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں تک پہنچی ہیں اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تصنیفی اہمیت سید سلیمان ندوی اس کتاب کے دیباچے میں یوں بیان کرتے ہیں۔

> "یہ عجیب بات ہے کہ مذہب کے ضروری اور مفید ہونے کے ثبوت میں اخلاقی تعلیم کو نظری حیثیت سے جتنی اہمیت حاصل ہے عملی حیثیت سے عام لوگ اس کو اتنا ہی کم درجہ دیتے ہیں، اس لیے عوام کے اس وہم کو دور اور قومی ترقی و تہذیب میں اخلاق کی صحیح اہمیت کو واضح کرنے کے لیے ان اوراق میں اس باب کے ہر گوشے پر اچھی طرح روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ملت کی تعمیر کا اہم جزء اخلاق کی صحیح تربیت ہے۔

---

۵۱۸ سیرت النبی جلد پنجم دیباچہ از سید سلیمان ندوی، ص ۱

کتاب میں اس نکتہ کی طرف کہ اخلاق حسنہ اسمائے حسنیٰ کا پر تو ہیں، بار بار
اشارہ کیا گیا ہے ۔" [۱۹]

اس کتاب میں چند مقامات پر مختلف مذاہب سے اسلام کا موازنہ بھی کیا گیا ہے، اس لیے اس سلسلے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا بھی ذکر آگیا ہے ۔ اس کتاب میں کہیں کہیں فقہی مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں ۔ لیکن فقہی جزئیات اور تفصیلات سے بحث نہیں کی گئی ۔

سید سلیمان ندوی اس جلد کی ترتیب، خاص خاص موضوعات اور اپنے رفیق کار مولانا عبدالسلام ندوی کی معاونت کا ذکر اس کے دیباچے میں ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔

" کتاب کی ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں اخلاق کی مذہبی اہمیت ظاہر کی گئی ہے، پھر کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی اخلاق کا ایک فلسفہ مرتب کیا جائے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ تعلیم کی کچھ خصوصیتیں گنائی گئی ہیں، پھر حقوق، فضائل، رذائل اور آداب کے مختلف عنوانوں سے اسلام کی اخلاقی تعلیمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔

فضائل، رذائل اور آداب کے بعض بعض عنوان میرے رفیق کار مولانا عبدالسلام صاحب ندوی نے لکھے ہیں، جن کو میں نے گھٹا بڑھا کر شامل کرلیا ہے۔ موصوف کی اس قلمی اعانت کا شکر گزار ہوں ۔" [۲۰]

اس کے دیباچے میں سید صاحب یہ انکشاف بھی کرتے ہیں کہ مدت سے حضرۃ الاستاذ مولانا شبلی نعمانی کو خواب میں نہیں دیکھا تھا، مگر جب وہ اس جلد کے آخری ابواب ترتیب دے رہے تھے تو حضرۃ الاستاذ کو انھوں نے خواب میں اس جلد کے کچھ صفحات پڑھتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے دیکھا ۔ جلد کے اختتام پر سید سلیمان ندوی کے دستخط کے ساتھ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ درج ہے ۔

---

[۱۹] سیرت النبی، جلد ششم دیباچہ از سید سلیمان ندوی، ص : ۲

[۲۰] ایضاً ، ص : ۴

سیرت النبی (جلد ہفتم)

سیرت کے سلسلے کی یہ ساتویں جلد ہے، سید صاحب کی یہ تصنیف معاملات سے متعلق ہے جس میں معاشریات، اقتصادیات اور سیاسیات سے بحث کی گئی ہے۔ فکری مسائل اور اصولی نکتے بیان کیے گئے ہیں، یہ کتاب اس موضوع پر نامکمل ہے، اس میں معاملات سے متعلق وہ مقالات شامل کیے گئے ہیں جو انھوں نے خاص اس مقصد کے لیے لکھے تھے۔ عمر نے وفا نہ کی اور وہ اس جلد کو ادھورا چھوڑ کر اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

وہ مباحث اور مضامین و مقالات جو سید صاحب کے قلم سے اس موضوع پر نکلتے رہے، سید صباح الدین عبد الرحمن نے انھیں یکجا کر کے سیرت النبی جلد ہفتم کے نام سے ایک مجموعہ ترتیب دیا اور ۱۹۸۰ء[۲۱] میں دار المصنفین اعظم گڑھ نے اسے پہلی دفعہ کتابی صورت میں شائع کیا۔ پہلی جلدوں کی طرح اس کے بھی تمام نسخے جلد ہی ختم ہو گئے۔ دار المصنفین اعظم گڑھ نے اس کا دوسرا ایڈیشن مطبع معارف اعظم گڑھ سے ۱۹۸۱ء[۲۲] مطابق ۱۴۰۱ھ میں دوبارہ شائع کیا۔ یہ سلسلہ دار المصنفین کی ۱۳۷ ویں کتاب ہے، یہ ۶" × ۹½" سائز میں سرورق اور پس ورق کے علاوہ کل ۲۲۴ (۱۰+ ۲۱۴) صفحات پر مشتمل ہے۔ جن میں پہلے دو صفحات میں اس جلد کے مضامین کی فہرست ہے۔ سات (۱-۷) صفحات میں مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کے قلم سے پیش لفظ ہے جس پر مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۰ء مطابق ۱۱ رجب ۱۴۰۰ھ دیا گیا ہے، آٹھویں صفحے پر سید صباح الدین عبد الرحمن صاحب نے اظہارِ عجز۔ فارسی کے اس شعر سے کیا ہے۔

من و شبہا و بیداری و حیرانی و خاموشی
کہ محرم نیست خسرو را زبان در گفت و گوئے تو

سترہ (۱-۱۷) صفحات میں کتاب کا مقدمہ ہے، جس میں انھوں نے کتاب کا خاکہ، منصوبہ اور موضوع کی اہمیت سے بحث کی ہے، موضوع سے متعلق مضامین ۱۸ صفحہ سے لے کر

---

[۲۱] معارف ستمبر ۱۹۸۰ء، جلد ۱۲۶، صفحہ نمبر ۱۷۱

[۲۲] سیرت النبی جلد ہفتم، مطبع اعظم گڑھ (طبع دوم)

۲۱۴ صفحات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ کاغذ کتابت اور طباعت بہتر ہے۔

سیرت رسول اللہ:

تالیف: سید نواب علی رضوی ایم اے پرنسپل، بہاء الدین کالج جوناگڑھ، باہتمام احقر العباد مرزا محمد جواد (مالک)، نظامی پریس۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ میں چھپی۔ سائز ۶" × ۹½" ضخامت۔ ۳۹۲ صفحات۔ نایاب۔ سن ندارد۔ فہرست مضامین چار صفحات، جن پر نمبر درج نہیں۔ ان میں جلی اور خفی عنوانات شامل ہیں۔ آٹھ صفحات (الف تا ح) پر مؤلف (جناب نواب علی صاحب) کا دیباچہ ہے، جس پر ۲۷۔ رمضان المبارک ۱۳۴۸ھ مطابق ۲۷ فروری ۱۹۳۰ء درج ہے۔ کتاب کا متن بعنوان تمہید صفحہ نمبر ا سے شروع ہوتا ہے۔

سیرت رسول اللہ صلی اللہ وسلم لکھنے کی تحریک جناب سید نواب علی رضوی صاحب کو اس لیے پیدا ہوئی کہ ان کے پیش نظر مغلیہ سلطنت کے چراغ گل ہونے کے بعد جب مسلمانوں کی خود مختار سلطنت اور سیاسی اقتدار کا خاتمہ ہوگیا تو مبلغین مسیحیت مسلمانوں کے سلطنت و اقتدار کے خاتمے کے ساتھ ہی اسلام کے دینی تفوّق کو بھی مٹانے کے درپے تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات، غزوات اور سرایا پر ایسی کتابیں تصنیف کر رہے تھے جن کو پڑھ کر مسلمانوں میں تنفر پیدا ہو جائے۔ اس کے جواب میں بیسویں صدی کے لگ بھگ جو سیرت پر کتابیں لکھی گئیں وہ مکمل طور پر سائنٹیفک طریقے پر ان کا جواب نہیں دے سکتی تھیں۔ سید نواب علی رضوی صاحب اس کے دیباچے میں رقم طراز ہیں۔

"گذشتہ بیس سال کے اندر اگرچہ اردو میں سیرت نبوی پر اہل قلم نے متعدد چھوٹی بڑی مفید کتابیں لکھیں، لیکن اب زمانے کا اقتضا کچھ اور ہے۔ علم موازنۂ مذاہب کی روز افزوں ترقی اور راویان مختلفہ کے قدیم ماخذوں کے قلمی نسخوں کی طبع و اشاعت نے پیشوایان مذاہب کی سیرت نگاری کے لیے معلومات میں اضافہ کر کے تنقید و تبصرہ کا میدان وسیع کر دیا ہے۔ اب یورپ میں جن اصول پر سیرت مسیح کو پیش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو قدیم ماخذوں کے حوالوں سے مسخ کر کے مستشرقین دام فریب بچھا رہے ہیں، اس کی طرف آج کل یہاں ہندوستان میں (جہاں مغربیت کی دھن میں سیاسیات کی ہنگامہ آرائیوں نے

طبقۂ علما کو بھی مسحور کر لیا ہے) اگر کچھ توجہ کی جاتی ہے تو اس قدر کہ پبلک جلسوں میں جوش و خروش کے ساتھ نفرت و حقارت کے رزولیوشن پاس کر لیے یا کوئی وفد گورنمنٹ کی خدمت میں لے گئے۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء میں ایسا ہی ایک واقعہ پیش آیا، جب مرہٹی انسائیکلو پیڈیا میں ایک مضمون متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شائع ہوا جو ابن اسحاق کے حوالوں سے مارگو لیوث کی ہرزہ سرائیوں کا ترجمہ تھا۔ اس وقت مجھے خیال ہوا کہ اب اس مقدس موضوع پر پھر کچھ لکھوں اور احادیث و سیر کے قدیم ماخذوں سے رسولِ کریم کی پاکیزہ زندگی کے مستند حالات ماقل و دل تحریر کروں، چنانچہ ابتدائی تیسری صدی تک کے محدثین اور اربابِ سیر کی تصانیف اور ان کے شارحین مابعد کی تالیفات کو مطالعہ کر کے اور مخالفین اسلام کی تصانیف بزبان انگریزی نیز مشہور بانیانِ مذاہب کی سوانح عمریاں پیش نظر رکھ کر واقعات اس طور سے قلم بند کیے کہ مخالفین کے اعتراضات بھی دفع ہوں اور اصل حالات آئینہ ہو کر زبانِ اردو میں ایک معتبر اور مختصر متن موجود ہو جائے، جس سے برادران ملت کے ایمان کو تقویت پہنچے اور اہل وطن کو ہدایت نصیب ہو۔[۵۲۳]

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم:

از مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔ بسلسلۂ تاریخ اسلامی سیرت النبی۔ موسومہ نور البصر فی سیرۃ خیر البشر۔ باہتمام و تصحیح کفیل احمد انصاری کرتپوری۔ جمال پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپی۔ صفحات ۳۵۲۔

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے سیرت کی یہ کتاب خاص طور پر اسلامی اور قومی مدارس کے طلبا کے لیے لکھی۔ دیباچہ طبع اول میں وہ رقم طراز ہیں کہ "خواہش یہ تھی کہ سیرت کا ایسا مختصر مگر مستند اور جامع مجموعہ تیار ہو جائے جو اسلامی اور قومی مدارس کے متوسط استعداد کے طلبا کو بھی مفید ہو اور قلیل الفرصت مگر شائقین سیرت، مردوں اور عورتوں کے لیے بھی کارآمد ثابت ہو۔"[۵۲۴]

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے علامہ محی الدین خیاط مصری کی "دروس التاریخ الاسلامی"

---

۵۲۳ سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص: د تا ح

۵۲۴ سیرتِ رسول کریم از محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی، ص: ج۔

اور "نور الیقین فی سیرۃ سید المرسلین مؤلفہ علامہ خضری بک" کو بطور خاکہ پیش نظر رکھا اور قرآن عزیز، جامع البیان، تفسیر المنار، صحاح ستہ، فتح الباری، مشکوٰۃ المصابیح، طبقات ابن سعد، محمد المثل الکامل۔ سیرت حلبیہ، سیرت مغلطائی، خلاصۃ السیر، کنز العمال اور جمع الفوائد سے مدد لے کر اس مجموعہ کو مرتب کر کے پیش کیا۔[۲۵]

اس کتاب کی تصنیف کا مقصد مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے پیش نظر یہ تھا کہ مسلمان اپنے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق اور ان سے متعلق خاص مسائل اور باریکیوں سے کما حقہ' روشناس ہو سکیں تاکہ بوقت ضرورت وہ غیر مسلم قوموں سے بحث و تمحیص میں دفاع کا کام دے سکیں۔ وہ اس کتاب کے دیباچے میں لکھتے ہیں کہ:

"سیرت کے متعلق معرکۃ الآرا مسائل میں قدرے تفصیل سے کام لیا ہے تاکہ مسلمان اپنے پیغمبر کی سیرت سے متعلق ان اعتراضات کے دور کرنے پر قادر ہوں جو حق ناشناس اور متعصب غیر مسلموں کی جانب سے آئے دن کیے جاتے ہیں۔"[۲۶]

اس کے دوسرے ایڈیشن کو مصنف نے بہت سے مفید اضافوں اور غلطیوں کی اصلاح کے ساتھ شائع کیا۔ دوسرے ایڈیشن کے دیباچے پر ربیع الاول ۱۳۵۵ھ درج ہے۔

اس کتاب میں باقاعدہ باب قائم نہیں کیے گئے بلکہ ذیلی عنوانات کے تحت فہرست مرتب کی گئی ہے۔ کتاب میں ہر خاص حصہ ختم ہونے پر اس کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ پھر اس حصے پر مبنی سوالات دیے گئے ہیں۔ کتاب کا اسلوب بڑا سادہ اور عام فہم ہے۔ کم تعلیم یافتہ بھی اس کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کتاب کے شروع میں مقدمۂ تاریخ ہے جو اس موضوع سے متعلق بڑا فائدہ مند ہے اور مطالعۂ تاریخ کا ذوق پیدا کرتا ہے۔

کتاب کے پہلے ایڈیشن پر مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری اور مولانا سید حسین احمد مدنی

---

[۲۵] سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ص: ج - د

[۲۶] ایضاً، ص: ه

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے تقریظیں لکھی ہیں جو اس ایڈیشن کے آخر میں بالترتیب صفحہ ۳۵۱۔ اور ۳۵۲ پر درج ہیں۔

النبی الخاتم صلی اللہ علیہ وسلم:

از مولانا مناظر احسن گیلانی۔

یہ مقالہ (جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوا) ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو لکھا گیا تھا۔ راقم کو اس کتاب کے پہلے تین ایڈیشن نہ مل سکے، اس لیے چوتھا ایڈیشن پیش نظر ہے۔ چوتھے ایڈیشن کے دیباچے میں سیّد مناظر احسن گیلانی اس کتاب کی اہمیت کو یوں بیان کرتے ہیں: "اس مقالے کا تعلق "سیرت طیبہ" سے ہے۔ لیکن ارادۃً اس میں "سیرت" کے واقعات کو تاریخی ترتیب کے ساتھ بیان کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ بجائے "واقعات" کے صرف نتائج سے بحث ایک خاص نقطۂ نظر کو پیش رکھ کر کی گئی ہے۔ ایسے حضرات جو سیرت کی کتابیں پڑھ چکے ہیں یا کسی ذریعے سے ان کے مضامین سے واقف ہیں اور بحمد اللہ مسلمانوں میں ایسوں کی کمی نہیں، ان کے لیے تو کسی ہدایت کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر خدانخواستہ کسی کو اگر اس کا موقع میسر نہ آیا ہو تو اردو زبان میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔"[۵۲۷]

اس کتاب میں مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دو حصوں (مکی اور مدنی) میں تقسیم کیا ہے۔ انھوں نے مکی زندگی کے تیس اور مدنی زندگی کے چودہ ذیلی عنوانات قائم کیے ہیں۔

اس کتاب کا ایک اور ایڈیشن (جو غالباً اس چوتھے ایڈیشن کے بعد چھپا ہے) جو چنچل گوڑہ حیدر آباد نمبر ۲ آندھرا، بھارت سے شائع ہوا ہے، جس پر اشاعت کی تاریخ درج نہیں ہے، اس میں ذیلی عنوانات کی تعداد چار سو انچاس (۴۴۹) ہے، جس میں سے نمبر ۱ پر فہرست مضامین، نمبر ۲ پر تعارف (از مولینا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنؤ)، ۴۴۷ پر ضمیمہ نمبر ا نقشہ متعلق ازواج مطہرات، ۴۴۸ پر ضمیمہ نمبر ۲، عہد نبوت کے تمام شہدا، مقتولین، مجروحین اور اسیروں کی فہرست اور ۴۴۹ پر عرض احسن از سید مناظر احسن گیلانی بآستانۂ نبوت کبریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۲۷ النبی الخاتم دیباچہ، ص: ۷

منظوم بزبان فارسی اور عربی شامل کی گئی ہے۔ یہ ایڈیشن ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ مقالہ جدید تحریک " سیرت " کے بانی جناب عبدالمجید صاحب قریشی ایڈیٹر اخبار " ایمان " (جنھوں نے برصغیر کے مشاہیر سے بہت سے مقالے اور مضامین اس موضوع پر لکھوائے تھے) کی فرمائش پر لکھا گیا تھا۔

یہ کتاب علامہ اقبال کے اس شعر سے شروع ہوتی ہے۔

نقر و شاہی واردات مصطفٰے ست
ایں تجلّی ہائے ذات مصطفٰے ست

اور علاّمہ اقبال کے ان اشعار پر ختم ہوتی ہے۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے
وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

یہ مقالہ ۱۶ را پریل ۱۹۳۶ء ۱۲ بجے شب کو ختم ہوا تھا۔

سیرتِ رسولِ عربی :

مصنفہ مولانا محمد نور بخش توکلی ایم اے ۔ یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ صفحات ۸+۵۶۷ سائز ۵½" × ۹" ۔ محمد نور بخش توکلی نے ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۳۸ء کو اس کا دیباچہ لکھا۔

دوسرا دیباچہ محمد سلیمان نوری توکلی ایڈووکیٹ سجادہ نشین آستانۂ نوریہ لائل پور نے ۲۲ رجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۵۸ء کو لکھا۔ اس میں مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی قلم بند کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کے دیباچے میں جناب نوری توکلی صاحب رقم طراز ہیں کہ " گورنمنٹ کالج لاہور کی پروفیسری سے سبکدوش ہونے کے کچھ عرصے بعد فقیر توکلی نے حضرات خواجگان نقشبندیہ کے حالات لکھنے شروع کیے سے پہلے یہ ارادہ تھا کہ ان کے شروع میں چند صفحے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کے لیے وقف کر دیے جائیں گے۔ مگر جب کتاب اختتام کے قریب پہنچی تو یہ شوق پیدا ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح اقدس میں ایک مستقل کتاب لکھوں۔ چنانچہ سیرت کا ایک مختصر سا

خاکہ ذہن نشین کرکے طبع آزمائی کرنے لگا اور یہ کتاب تیار ہوگئی ۔[۲۵]

جناب نور محمد صاحب توکلی نے یہ کتاب بریلوی مکتبِ فکر کے نقطۂ نظر سے لکھی ہے، وہ خود اس کے دیباچے میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔

" اس پُر آشوب زمانے میں ملک ہند میں کئی فتنے برپا ہیں جو سب کے سب صراطِ مستقیم یعنی مسلک اہلِ سنت وجماعت سے منحرف ہیں ، اردو میں سیرت پر جو چند کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں سے شاید ہی کوئی بہمہ وجوہ اہل سنت والجماعت کے معیار پر پوری اُترے ۔ فقیر نے بتوفیق الٰہی اس کتاب میں مسلک اہل سنت کی پابندی کا پورا التزام رکھا ہے ۔"

کتاب کے آغاز سے پہلے " ملک عرب کا جغرافیہ " اور " تاریخ قدیم " پیش کی گئی ہے جن سے ایک حد تک مضامین سیرت کا بھی تعلق ہے ۔

تاریخ رسول :

از خواجہ حسن نظامی ، جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ اپریل ۱۹۴۸ء ، ص : ۱۱۲ - راقم حسن نظامی دہلوی ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۷ھ ، مطابق ۱۹ فروری ۱۹۴۸ء مقام ہادی منزل ، سڑک باغ عام ، حیدرآباد ، دکن ۔

جو کتاب میرے پیشِ نظر ہے اس میں کوئی دیباچہ نہیں ہے ۔ اس کتاب میں صفحہ ۱ سے صفحہ ۶۴ تک ہر صفحے پر چار ذیلی عنوانات کے تحت " رسولِ اکرم کی باتیں " درج کی ہیں ۔ ہر صفحے کو چار برابر حصوں میں لکیریں ڈال کر تقسیم کیا گیا ہے ۔

صفحہ ۶۵ سے ۱۰۵ تک چار چار ذیلی عنوانوں کے تحت رسولِ اکرم کی باتیں درج ہیں، اس حصے میں خانے نہیں بنائے گئے ۔ صفحہ ۱۰۶ تا ۱۱۰ ۔ تین ذیلی عنوانات کے تحت رسول اکرم کی تعلیم بیان کی گئی ہے ۔ صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۲ یہ " تاریخ کب لکھی " کے عنوان سے دو صفحوں میں بتایا گیا ہے کہ " میں نے چند سال پہلے عورتوں اور بچوں کے لیے سات سو صفحے کی ایک کتاب سیرت نبوی کے نام سے لکھی اور شائع کی تھی جو[۲۸] تمام ہندوستان میں بہت مقبول ہوئی اور گجراتی زبان میں اس کا ترجمہ گیارہ ہزار کی

---

[۲۵] سیرت رسولِ عربی ص : ۵

[۲۸] ایضاً ص : و

تعداد میں چھاپ کر صوبہ بمبئی کے مسلمانوں نے تقسیم کیا تھا۔" شروع میں یہ کتاب کافی ضخیم تھی اور موٹے الفاظ میں ایک صفحے میں صرف پانچ لائنیں درج کی گئی تھیں۔ لیکن بعد میں غریب ضرورت مند لوگوں کے لیے ایک ایک صفحے میں چار چار مضمون چھاپ دیے گئے۔ اس طرح پچھلی ضخیم کتاب کے چار صفحات موجودہ ایک صفحے میں سما گئے۔ اس طرح اس کتاب کی قیمت بھی کم ہوگئی اور ضخامت بھی کم ہوگئی۔

دوسرے ایڈیشن میں یہ تبدیلی کردی گئی۔ چوتھا ایڈیشن منظر عام پر ہے۔ اس آخری ایڈیشن کو چھاپنے کی تحریک خواجہ صاحب کو کیوں پیدا ہوئی۔ اسی ضمن میں انہی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"دہلی میں جب قتل و غارت شروع ہوا تو میں دہلی سے حیدر آباد آگیا اور یہاں میں نے دیکھا کہ ربیع الاول اور ربیع الثانی مہینوں میں گھر گھر میلادی مجلس ہوتی ہیں اور محلوں میں بڑے بڑے جلسے بھی ہوتے ہیں جن میں ہزاروں مسلمان شریک ہوتے ہیں۔ مگر نہ میلاد پڑھنے والے آنحضرت کے صحیح حالات بیان کرتے ہیں، نہ میلاد سننے والے آنحضرت کے ایسے حالات سننے کی کوشش کرتے ہیں جن کے سننے سے ان کے اندر آنحضرت کی سنت پر چلنے کا شوق پیدا ہو، اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ حیدر آباد میں انگریزی تعلیم کا بہت چرچا ہے، اس واسطے میں نے اس کتاب کا نام بدل دیا اور تاریخ رسول نام رکھ دیا تاکہ کالجوں اور اسکولوں کے پڑھانے والے اور وہاں پڑھنے والے ہندو، مسلمان اور عیسائی، پارسی اور سکھ آنحضرت کی زندگی کے ان تاریخی حالات سے واقف ہوجائیں جن کا تعلق اعتقاد سے نہیں ہے بلکہ وہ سچے اور حقیقی حالات ہیں۔"[۲۹]

کتاب بہت دلچسپ پیرائے میں لکھی گئی ہے اور اس کو قاری ایک نشست میں ختم کرسکتا ہے۔

رسول عربی:

پیغمبر اسلام کے سوانح حیات: مصنفہ پروفیسر جی۔ ایس۔ دارا بیرسٹر ایٹ لا (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ)، ایڈیٹر "انڈیا" لندن، ناشر: مجلس اردو ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

۲۹ه تاریخ رسول، ص: ۱۱۱-۱۱۲۔

سن طباعت۔ ۱۹۴۱ء۔قیمت دو روپے ۔

اتحاد پریس لاہور میں باہتمام شیخ امین الدین صاحب طبع ہوئی اور مجلس اُردو نے ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع کی۔ سائز ۵" × ۸½" حجم ۱۹۰ صفحات ایڈیشن : دوم ۔ پیش لفظ: از ابوالاثر حفیظ جالندھری ، ص ۷ ، ۸ ۔ دیباچہ: از علامہ سید سلیمان ندوی ، ص: ۹ - ۱۰ ۔ ریویو اخبار ہمدرد دہلی۔ از مولانا عبدالماجد دریابادی ، ص: ۱۱ ۔تمہید از مصنف ، ص: ۱۳ تا ۱۹۔ تقریب (از آنریبل شیخ سر عبدالقادر صاحب ممبر انڈیا آفس لندن) ص: ۲۰ تا ۲۴۔بحضور رسولِ عربی۔ص: ۲۵ تا ۲۸ ۔

اس کتاب کو مصنف نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ کتاب کے کل پچیس الواب ہیں ۔ حصہ اول دو الواب ، حصہ دوم آٹھ ابواب ، حصہ سوم پانچ ابواب اور حصہ چہارم دس ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں دارا صاحب نے کچھ تراہیم و اضافے بھی کیے۔ وہ عوامل و محرکات جو "رسولِ عربی" کے لکھنے کا باعث بنے مصنف کے نزدیک یہ ہیں ۔

" پیغمبر اسلام کی شان کے خلاف اس نوع کی کہانیاں اور من گھڑت قصے میں نے سنے کہ جس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں ۔ اغلب ہے کہ دوسری جانب سے بھی ہندو رشیوں ، منیوں اور بھگتوں کے خلاف اس طرح کے ڈھکوسلے مروّج ہوں۔ مگر مجھے ایسی گفتگو سننے کا موقع نہ مل سکتا تھا "۔ ن۵۳

اوائل عمر سے ساٹھ سال کی عمر تک اس قسم کے واقعات انھوں نے سینکڑوں دفعہ سنے۔ ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قوموں میں اس قسم کے تعصبات جنم لینے نہیں چاہییں۔ کتاب کی تمہید میں وہ پیغمبر اسلام کی عظمت و برتری کے قائل ہونے کے بارے میں مزید اظہار خیال ان الفاظ میں کرتے ہیں ۔

" میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ پیغمبر اسلام کی زندگی کے حالات پڑھوں اور جو باتیں میں نے سنی ہیں ان کی تصدیق یا تردید کی جستجو کروں۔ پہلی دفعہ جب میں نے اس مضمون پر ایک کتاب دیکھی تو اس کے پڑھنے سے مجھے ازحد دلچسپی پیدا ہوئی ۔ جوں جوں میرا مطالعہ بڑھتا گیا اتنی ہی آنحضرت

ن۵۳ رسول عربی۔ص: ۱۴

کی عظمت میرے دل میں بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ میرے دل میں ایک آرزو پیدا ہوگئی کہ میں ان سب خیالات کو ایک جگہ اکٹھا کروں۔ طرح طرح کی کتابوں کے مطالعے سے جو میں نے اس مضمون پر پڑھی تھیں، میرے عالم خیال میں ایک پھلواری سی پیدا کردی۔ پنجابی، ہندی، اردو، فارسی، عربی کے پھول جہاں جہاں سے مجھے دستیاب ہوئے میں نے اپنے گلدستے کے لیے چن لیے اور نام اس کا "رسولِ عربی" رکھ کر قوم کی خدمت میں نذر کیا۔" ۵۳۱

علامہ سید سلیمان ندوی نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ایک غیر مسلم کی رسولِ اکرم سے اس قدر عقیدت، احترام اور بے تعصبی اور توحید پرستی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے دارا صاحب کی اس کاوش کو ان الفاظ میں سراہا ہے۔

"ان کی بے تعصبی اور توحید پرستی دیکھ کر دل بہت خوش ہوا کہ اگر ہندوستان کے مختلف فرقوں میں ایسی انسانیت و محبت کے چند افراد پیدا ہو جائیں تو ابنائے ہند کی باہمی الفت کی دیوار اس قدر مستحکم ہو جائے کہ باہر کے دشمن اس کو کبھی توڑ نہ سکیں۔ دارا صاحب نے پیغمبر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف حرف سے عشق و محبت کے آبِ کوثر کی بوندیں ٹپکتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے کا قلم کس جوش و خروش کے دریا میں بہتا جا رہا ہے۔" ۵۳۲

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

مؤلفہ سیماب اکبر آبادی۔ سالِ تصنیف ۱۸ اپریل ۱۹۴۹ء ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ۔

کتاب میں فہرستِ عنوانات نہیں دی گئی۔ (۳ تا ۱۶) ۱۴ صفحات کا ایک مقدمہ ہے۔

جناب سیماب اکبر آبادی سے پیشتر بہت سے سیرت نگار سیرتیں لکھ چکے ہیں، لیکن حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی ذاتِ اقدس ہیں کہ ان پر جتنا بھی لکھا جائے کم

---

۵۳۱ ایضاً، ص: ۱۶

۵۳۲ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔ دیباچہ، ص: ۹

ہے ۔" چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے لیے ایک نمونہ بن کر تشریف لائے تھے ، انسانیت و روحانیت کا ، ایمان و ایقان کا ، اور قیادت و ہدایت کا ۔ اس لیے آپ کی مقدس زندگی کے حالات جاننے کی دُنیا کو ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی ۔"[۳۳]

یہ کتاب بھی انھی کتابوں کی ایک کڑی ہے ۔ اس میں بھی انھیں حقائق کو ایک نئے انداز سے پیش کیا گیا ہے ۔ کتاب شیخ عنایت اللہ (تاج کمپنی) کی تحریک و ترغیب سے معرضِ تصنیف میں آئی ۔ ہر مضمون کا الگ عنوان دیا گیا ہے ۔ سیرت کی یہ کتاب ۲۸ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ بروز پنجشنبہ مطابق ۱۸ راپریل ۱۹۷۹ء بوقت ۱۱ بجے بعد چاشت نقطۂ تکمیل تک پہنچی ۔[۳۴]

رسولِ رحمت :

سیرتِ طیبہ پر مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم و مغفور کے مقالات بہ ترتیب و اضافہ (مرتبہ) غلام رسول مہر ، بار اول ، ۱۹۷۰ء ، سائز "۶ × ½۹" حجم ۔ ۱۶ + ۶۹۷ ۔ فہرست الف تاج ۔ حرفِ آغاز از مولانا غلام رسول مہر ۔

مقدمے کے تحت پہلے پانچ ابواب "سیرت نبوی کا مقام" ، " قرآن اور سیرت نبویہ" ، اشاعت سیرتِ طیبہ" اور" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام اور اس کا مقام" پر مشتمل ہیں ۔ اس کے بعد پوری کتاب کو بیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ پہلا حصّہ "ظہور قدسی" اور آخری "رحمۃ للعالمین" ہے ۔

ہر حصّے کو ضرورت کے مطابق بہت سے ابواب میں منقسم کیا گیا ہے ۔ اس طرح پوری کتاب کے کل ۱۰۵ ابواب قائم کیے گئے ہیں ۔

کتاب میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ان مقالوں کو مرتب کیا گیا ہے جو مولانا نے " الھلال" اور " البلاغ " میں سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مختلف اوقات میں شائع کیے تھے ۔ مولانا ربیع الاول کی تقریب میں ایک یا دو یا زیادہ مقالے تحریر فرمایا کرتے تھے ۔[۳۵]

---

۳۳ سیرۃ النبوی ، ص : ۹

۳۴ ایضاً ، ص : ۳۶۷

۳۵ رسولِ رحمت از مولانا ابوالکلام آزاد ۔ مرتبہ مولانا غلام رسول مہر حرف آغاز صفحہ نمبر ی

مولانا غلام رسول مہر نے مولانا ابوالکلام آزاد کے مقالات کو ترتیب دے کر ان پر حواشی لکھے ہیں، ان پر تمہیدی عبارتیں تحریر کی ہیں اور جہاں جہاں خلا محسوس ہوا انھیں اپنی مختصر تحریروں کے ذریعے پُر کردیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے ان مقالات کو سیرت کے خطوط پر مرتب کرنا ایک مشکل کام تھا۔ اس لیے اُنھوں نے پہلے وہ ابواب مرتب کیے "جو نسبتاً سہل ہیں اور ان میں زیادہ دقیق مباحث سے سابقہ نہیں پڑتا، جن میں ذرا سی لغزش بھی انسان کو کہیں سے کہیں پہنچادیتی ہے"[۳۶]

اس کے علاوہ مولانا غلام رسول مہر نے اس کتاب میں خود بھی بہت سے موضوعات پر کچھ ایسے ابواب کا اضافہ کیا ہے جو سیرت کی ضرورت کے مطابق تھے اور جو انھیں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحریروں میں نہ مل سکے تھے، چونکہ مولانا موصوف ارادۃً کوئی ایسی جامع سیرت نہیں لکھ رہے تھے بلکہ "سیرت کا جو حصّہ اتفاقیہ ان کے سامنے آجاتا، اس پر مقالہ لکھ دینے یا کسی معاملے کے متعلق کہیں سے استفسار آجاتا تو عادت شریف کے مطابق اس کا مفصل جواب چھاپ دیتے"[۳۷]

مولانا غلام رسول مہر نے اس کتاب کی ترتیب اور اضافے میں مولانا ابوالکلام آزاد کے نقطۂ نظر کو حتی الوسع پیش نظر رکھا ہے اور ان کے بتائے ہوئے خطوط پر عمل پیرا ہو کر بالغ نظری سے منزلِ مقصود کی نشاندھی کردی ہے۔ وہ اس کتاب کے "حرفِ آغاز" میں رقم طراز ہیں ۔

"میں نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی کہ متعلقہ موضوع کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کردوں تاکہ زیادہ بالغ نظر اصحاب مزید غور و فکر کے بعد خوب تر تحریر کے لیے سفر شروع کریں تو میری مہیّا کی ہوئی معلومات زادِ راہ کا کام دے سکیں"[۳۸]

مولانا غلام رسول مہر نے جو ابواب خود لکھ کر شامل کیے ہیں ان کے ساتھ "مولف" کی تصریح کردی ہے، تاکہ قارئین کسی قسم کے مغالطے میں مبتلا نہ ہوں ۔

سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم: جلد اوّل و دوم

از سید ابوالاعلیٰ مودودی - مرتبین: نعیم صدیقی - عبدالوکیل علوی -

---

۳۶ـ ایضاً

۳۷ـ ایضاً

۳۸ـ ایضاً

جلد اوّل میں مولانا مودودی کی ان تمام تحریروں اور تقریروں اور ضروری اقتباسات کو جمع کیا گیا ہے جن سے یا تو منصب نبوت، نظام وحی، تصور دین اور دوسرے متعلقہ موضوعات پر روشنی پڑتی ہے یا جو بعثت کے دور اور اس سے پہلے کے تہذیبی، تاریخی، مذہبی اور سیاسی ماحول کو نمایاں کرتے ہیں۔ یہ مباحث اگرچہ براہِ راست سیرت پاک کے سلسلۂ واقعات کو پیش نہیں کرتے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت، آپ کے منصب اور آپ کی جدوجہد کو سمجھنے میں ان سے بہت زیادہ مدد ملتی ہے۔" [۳۹]

پہلی جلد کو چار حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ چاروں حصّوں کے کل انیس باب ہیں۔ جلد اول حصّہ اول کے ابواب بارہ، حصۂ دوم کا صرف ایک باب (نمبر ۱۳) حصّۂ سوم کے باب چار (۱۴ نمبر تا ۱۷) اور حصّۂ چہارم کے باب دو (۱۸ نمبر تا ۱۹) ہیں۔ جلد اوّل میں مولانا مودودی صاحب کا مقدمہ (ص: ۳۵ - ۳۷) بھی شامل ہے جو ۱۹۔ ذی القعدہ ۱۳۹۲ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لکھا گیا تھا۔ اسلام اور دین کو سمجھنے کے لیے مولانا مودودی قرآن اور اسوۂ نبوت کو اولیت کا درجہ دیتے ہیں، فرماتے ہیں۔

"پرانے ادوار کی طرح اب اس نئے دَور میں بھی انسان کو نعمت اسلام میسر آنے کے دو ہی ذرائع ہیں جو ازل سے چلے آرہے ہیں۔ ایک خدا کا کلام، جو اب صرف قرآن پاک کی صورت ہی میں مل سکتا ہے۔ دوسرے اسوۂ نبوت جو اب صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہی میں محفوظ ہے۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسلام کا صحیح فہم انسان کو اگر حاصل ہو سکتا ہے تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ وہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سے سمجھے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے کی مدد سے جس نے سمجھ لیا اس نے اسلام کو سمجھا، ورنہ فہم دین سے بھی محروم رہا اور نتیجتہً ہدایت سے بھی۔" [۴۰]

سیرت سرور عالم لکھنے کی تحریک و ترغیب اور شوق کے سلسلے میں جناب مولانا سیّد

---

[۳۹] سیرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳

[۴۰] ایضاً، ص: ۳۵

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اس دیباچے میں ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

سیرت سرورِ عالم کی دوسری جلد کل چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد رسول اکرمؐ کی پیدائش سے لے کر ہجرت مدینہ تک کے احوال و واقعات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں مولانا صاحب کا دیباچہ بھی شامل ہے۔ دیباچے میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس کتاب کی پہلی جلد تمام تر ان مضامین پر مشتمل تھی جو جناب نعیم صدیقی صاحب اور جناب عبدالوکیل علوی صاحب نے رسالت اور سیرت پاک سے متعلق جمع اور مرتب کیے تھے۔ اس میں مجھے کسی حذف و اضافہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن اس دوسری جلد کے لیے میرے جو مضامین اُنھوں نے جمع کیے تھے ان کے درمیان جگہ جگہ ایسے خلا باقی رہ گئے تھے جن کی موجودگی میں یہ کسی طرح سیرت کی کتاب نہ بن سکتی تھی۔ اس لیے میں نے اس میں بکثرت اضافے کر کے اسے ایک مسلسل اور مربوط کتاب سیرت بنا دیا ہے۔ یہ جلد ہجرت کے بیان پر ختم ہوئی ہے۔" ۱۴۷ھ

۱۴۱ھ ایضاً ص ۲۳